السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج کل ملاحظہ کیا جا رہا ہے کہ بہت سے نوجوانوں میں کھیلوں کے ان مقابلوں میں حصہ لینے کی استعداد موجود ہے جو کسی تنظیم کے زیر اہتمام منعقد ہوتے ہیں اور اس میں ہر ٹیم کو ایک معین مال کی صورت میں اپنا حصہ بھی ڈالنا پڑتا ہے اور ایک ٹیم اس سلسلہ میں کچھ ادا نہیں کرتی کیونکہ وہی کھیلوں کو منعقد کرتی اور ٹرافیاں اور انعامات کی چیزیں خریدنے کا اہتمام کرتی ہے اور باقی ٹیمیں ان انعامات کے حصول کے لیے کھیلتی ہیں اور جو ٹیم کامیاب ہو جائے، وہ ٹرافیاں حاصل کر لیتی ہے، جب کہ باقی انعامات دیگر ٹیموں میں تقسیم کر دیے جاتے ہیں تو اس سلسلہ میں راہنمائی فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیرا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اگر انعام کسی ایسے شخص کی طرف سے دیا جائے جو مقابلہ میں باقاعدہ شریک نہ ہو۔ مثلاً انعام کوئی ایسا شخص دے جو مقابلہ کرنے والوں میں شامل نہ ہو لیکن وہ کامیاب ہونے والی ٹیم کو اپنی طرف سے کچھ مال بطور انعام دے دے تو یہ اس جوے میں شامل نہیں ہے جو حرام ہے لیکن انعام اگر مقابلہ میں حصہ لینے والی دونوں ٹیموں کی طرف سے ہو کہا ہر ٹیم کچھ رہم ادا کرے اور پھر ان دونوں ٹیموکی کی طرف سے جمع کی گئی رقم اس ٹیم کو دی جائے جو مقابلہ جیت لے تو یہ جوء ہے اور حرام ہے کیونکہ ارشاد باری تعالی ہے:

يَٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا إِنَّمَا الخَمرُ وَالمَيسِرُ وَالأَنصابُ وَالأَزلٰمُ رِجسٌ مِن عَمَلِ الشَّيطٰنِ فَاجتَنِبوهُ لَعَلَّكُم تُفلِحونَ ٩٠ ... سورة المائدة

''اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے (یہ سب) ناپاک کام اعمال شیطان سے ہیں، سو ان سے بچتے رہنا تاکہ تم نجات پاؤ۔''

اسی طرح اگر ٹیمیں تین یا اس سے بھی زیادہ ہوں اور ان میں سے دو ٹیمیں تو ادا کریں اور تیسری ٹیم ادا نہ کرے اور انعام جیتنے والی ٹیم لے لے تو یہ بھی حرام ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

(لَاسَبَقَ إِلَّافِي خُفٍّ، أَوْحَافِرٍ، أَوْنَصْلٍ» (سنن ابي داود، الجهاد، باب في السبق، ح: 2574 وجامع الترمذي: الجهاد، باب ماجاء في الرهان والسبق، ح: 1700 وسنن النسائي، الخيل، باب السبق ح 3616 واللفظ لهما»

''مقابلہ صرف تیر اندازی یا اونٹ یا گھوڑے دوڑانے میں ہے۔''

حدیث میں) مذکور لفظ ''نصل'' کے معنی تیر اندازی میں مقبلہ، ''خف'' کے معنی اونٹوں میں مقابلہ اور ''حافر'' کے معنی گھوڑوں میں مقابلہ کے ہیں اور ''سبق'' سے مراروہ مجهول انعام ہے جو سبقت کرنے والے کو دیا جاتا) ہے۔ اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ اس طرح کا مقابلہ صرف ان تینوں ہی میں جائز ہے کیونکہ ان کا تعالق جہاد فی سبیل اللہ سے ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص455

محدث فتویٰ